o

دل کے سفر میں ایک قلق بارہا ہوا
جتنا بھی جس سے ربط بنا، ٹوٹتا رہا

دریائے غم کی لہر بہا لے گئی مجھے
لوگوں کو بحرِ ذات میں ڈوبا ہوا ملا

اندر کے موسموں سے ہی بنتی ہے زندگی
دنیا تو ہنس رہی تھی مگر میں اداس تھا

https://emad-ahmad.com/

اتنی کشش بڑھی کہ سبھی نور پی گئے
کچھ کالے دائروں نے ستاروں کو کھا لیا

لیکن یہ جذب موت نہیں راستہ ہے یہ
جس نے مکاں زماں کو مکمل مٹا دیا

یہ رازِ کائنات ہے یا رازِ ذات ہے
اتنا بتا دیا ہے تو آگے بھی کچھ بتا

انفس کی جنگ چھڑ گئی آفاق میں عماد
لگتا ہے غازیوں کو نیا راستہ ملا

https://emad-ahmad.com/